بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۹ شعبان ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۲ اخاء ۱۳۴۸ہش ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۴۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا خدا قادر ہے اور کریم بھی ہے اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہٗ لاشریک ہے

ان صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی اور مومن کا یقین زیادہ ہوتا ہے

"اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں بڑی قابلِ غور ہیں اور ان صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی اور مومن کا یقین زیادہ ہوتا ہے۔ وہ صفات اس کے قادر اور کریم ہونے کی ہیں۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں کوئی فیض نہیں ملتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور ہزاروں روپیہ دے دینے میں بھی اسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفتِ کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔

پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا؟ بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کا فیصلہ کر لے۔ سرمد نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سرمد گلہ اختصار مے باید کرد ٭ یک کار ازیں دو کار مے باید کرد

یا تن برضائے یار مے باید کرد ٭ یا قطعِ نظر زیار مے باید کرد

حقیقت میں اس نے سچ کہا ہے۔ بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا تو اس سے کیا فائدہ؟ ایک عارضہ نہیں تو دوسرا اس کو لگ جائے گا اور وہ اس طرح پر تباہ اور ہلاک ہوگا۔ دنیا میں اس قدر آفتوں سے انسان گھرا ہوا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اس کے شاملِ حال نہ ہو اور اس کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو تو پھر سخت خطرہ کی حالت ہے۔ پنجابی میں بھی ایک مصرعہ مشہور ہے ع

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ مَنْ کَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ہی کا ترجمہ ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر کچھ شک نہیں ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد ششم صفحہ ۳۷۷-۳۷۸)

اخبارِ احمدیہ

▪ ربوہ ۲۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

▪ جماعتِ احمدیہ لندن کے مخلص دوست مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف ایسٹ افریقہ اِن دنوں بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیز مکرم شیخ صالح محمد صاحب آف ایسٹ افریقہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار رہتے ہیں۔ ان سب کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

▪ میرے والد محترم مولانا سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ بغرض علاج سول ہسپتال سیالکوٹ میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد بتایا ہے کہ اپنڈے سائٹس نہیں بلکہ Intestinic Collic ہے۔ تھوڑی دیر بعد درد کے دورے ہوتے رہتے ہیں اس لئے ضعف بہت ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا کرے اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

(سید علی احمد طارق۔ مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر)

▪ مکرم قاضی محمد اسمٰعیل جان صاحب ایڈووکیٹ چند دنوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیرِ علاج ہیں۔ آپ قاضی محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ آف ہوتی کے بڑے صاحبزادے اور حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے اور داماد ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا کریں۔

(عبدالرحمٰن احمدی ریٹائرڈ سیکشن آفیسر اسماعیلہ تحصیل صوابی ضلع مردان)

▪ جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ شہر کے سیکرٹری تحریکِ جدید مکرم خواجہ غلام احمد صاحب اچانک بیمار ہو گئے ہیں۔ بیماری کی صحیح تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ قارئینِ کرام سے انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال تحریکِ جدید۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

سفر اور اس کے آداب

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِیْ فِی السِّیَاحَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِنَّ سِیَاحَۃَ اُمَّتِی الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ"۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی النہی عن السیاحۃ ص۳۳۶)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میری امت کی سیر و سیاحت بھی اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔

(۲)

عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ، قَالَ: "عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ: "اَللّٰہُمَّ اطْوِلَہُ الْبُعْدَ، وَہَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ"۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دعا کی۔ اے اللہ! اس کی دوری کو لپیٹ دے یعنی اس کا سفر جلد طے ہو۔ اس کا سفر آسان کر دے۔

(۳)

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَہُمْ"۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی القوم یسافرون یؤمرون ص۳۵۱)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔

(۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: "سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ہٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ہٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔ اَللّٰہُمَّ ہَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ہٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ۔ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ" وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ: "اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ"۔

(مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج ص۴۹۶ ج۱)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے یعنی یہ جلدی طے ہو۔ اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبرگیر ہو۔ اے ہمارے خدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے مال اور اہل و عیال میں برے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت گزار بن کر اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان

(۵)

عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَۃَ الْغَامِدِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِہَا" وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّۃً اَوْ جَیْشًا بَعَثَہُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّہَارِ وَکَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَہٗ اَوَّلَ النَّہَارِ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُہٗ۔

(ترمذی کتاب البیوع باب التبکیر بالتجارۃ ص۱۴۵ ج۱)

حضرت صخر بن وداعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے میرے خدا میری امت کو صبح جلدی کام شروع کرنے میں برکت دے اور جب کوئی مہم یا لشکر بھجوانا ہوتا تو دن کے پہلے حصہ میں اُسے روانہ کرتے (اس حدیث کے راوی صحابی تاجر تھے وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا تجارتی مال دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے آپ کو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا اور بہت نفع ملتا۔

(۶)

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالکؓ ص۶۳۴ ج۲)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

خطبہ جمعہ

حقیقی عبادت کا چھٹا تقاضا یہ ہے کہ ہماری ہر عادت اللہ تعالےٰ کے حکم کے تابع ہو

حقیقی عبادت کا ساتواں تقاضا یہ ہے کہ ہمارا اقتدار اور اثر و رسوخ بھی خالصاً اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہو

نکما پن ایک مہلک عادت ہے اور قومی ضیاع ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کے قویٰ پوری طرح نشوونما حاصل نہیں کر سکتے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی نہایت پُر معارف اور لطیف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۶۹ء بمقام مسجد احمد گلڈ نمرگ

مرتبہ۔ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

پچھلے چند خطبات سے میں

اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق

سلسلہ وار ایک مضمون بیان کر رہا ہوں۔ مَیں بتا چکا ہوں کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور حقیقی اور خالص عبادت انسان سے گیارہ تقاضے کرتی ہے۔ جن کا ذکر قرآن کریم کی ایک آیت کے اس ٹکڑا میں بیان ہوا ہے کہ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البینۃ ۹۸:۶)

دین کے گیارہ معنے یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ چونکہ خالص عبادت انسان کے ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتی ہے اس لئے ان گیارہ کے گیارہ تقاضوں کا تعلق اسلام کے اقتصادی نظام سے بھی ہے۔

پانچ تقاضوں کے متعلق مَیں اس سے قبل بتا چکا ہوں۔

صحیح اور حقیقی عبادت کا چھٹا تقاضا

یہ ہے کہ عادت اللہ تعالےٰ کے لئے خالص ہو۔ کیونکہ "الدین" کے معنے "العادۃ" کے بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر اس کی نشوونما کے لئے ایک قوت یہ بھی رکھی ہے کہ وہ اپنے اندر جسمانی اور روحانی مدارج کے حصول کے لئے عادت صحیحہ پیدا کر سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسان کو یہ قوت عطا ہونا دراصل اس پر بڑا رحم ہے۔

روحانی لحاظ سے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخلصین کی جماعت ملی تھی۔ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل انہیں خدا تعالےٰ اور اسلام کے لئے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے ایک آنہ خرچ کرنے کی بھی عادت نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو

مالی قربانی دینے کی عادت

ڈالنی شروع کی۔ ابتداء میں بعض لوگوں نے خدا تعالےٰ کی راہ میں ایک چونی دی۔ اور آپ نے ان کا نام اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ چنانچہ اب قیامت تک ان کی وہ قربانی یاد رکھی جائے گی۔ شائد نئی نسل یہ پڑھ کر حیران ہو کہ اس سے زیادہ تو اطفال اپنے جیب خرچ میں سے بچا کر دے دیتے ہیں۔ اس لئے کیوں اس وقت کی قربانی کو اتنی اہمیت دی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کر کے ان لوگوں کو ایک ابدی زندگی عطا کی۔ جس کے نتیجہ میں قیامت تک ان کی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی اور ان پر درود بھیجتی رہیں گی۔ دراصل یہ اہمیت اس لئے دی گئی کہ ان لوگوں کو اللہ کی راہ میں ایک دھیلا خرچ کرنے کی بھی عادت نہیں تھی۔ ان کے لئے تو چونی بھی بڑی چیز تھی۔ اور پھر یہی لوگ جن کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زندگی دی۔ اور جن کے لئے ان کی صحیح تربیت کے نتیجہ میں صحیح عادتیں پیدا ہو جانے کی وجہ سے رحمتوں کا حصول بڑا آسان ہو گیا تھا۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانیوں پر قربانیاں دیں مگر خدا تعالےٰ اور اس کے بندے پر احسان نہیں جتایا بلکہ اسے اللہ تعالےٰ کا ایک عظیم فضل سمجھا۔

غرض انسان کی صحیح نشوونما کے لئے عادت ایک بڑی ضروری چیز ہے

پہلوان جب ڈنڈ پیلتے ہیں تو وہ اپنے شاگردوں کو کہتے ہیں کہ پہلے پانچ ڈنڈ نکالو اور پھر دس بیس دفعہ۔ غرض جوں جوں جسم کو ان کی عادت پڑتی جاتی ہے توں توں ڈنڈ پیلنے کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس سے ہمیں یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ کسی موقعہ پر بھی یہ نہ سمجھ لینا کہ اس وقت تمہاری قوتوں کی جو حالت ہے وہ اس کا کمال ہے

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البیّنہ ۹۸: ۶)

کہ تم میں ہر عادت جو پیدا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہو۔ فرمانِ الٰہی کے ماتحت ہو۔ انسان کو بحیثیت انسان مختلف قسم کی جو قوتیں اور قابلیتیں عطا کی گئی ہیں اس کی عادات ان کی نشوونما میں ممد ہوں نہیں ہلاکت کی طرف لے جانے والی نہ ہوں۔ انسان کو نیکی اور بدی کی اجازت و اختیار کے نتیجہ میں اس کے اندر اچھی اور بُری ہر دو قسم کی عادتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ بُری عادات سے بچنا اور نیک عادات پیدا کرنا حقیقی اور سچی عبادت کے لئے ضروری ہے۔

ایک بہت بُری عادت

جیسے بعض مخفی ایسوسی ایشنز (Associations) نے بعض اوقات میں بعض جگہوں پر جان بوجھ کر ان لوگوں کو تباہ کرنے کے لئے جن کو وہ اپنا مخالف سمجھتی تھیں یا جن کو تباہ کرنے میں وہ اپنا فائدہ دیکھتی تھیں اس قسم کی عادت پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ہے۔ یہ نکما پن کی عادت تھی۔ میرے نزدیک

نکمے پن کی تعریف یہ ہے

کہ انسان کے قویٰ پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا بوجھ وہ اپنی نشوونما کے اس مخصوص دَور میں برداشت کرسکتا ہے۔ یہ بوجھ بتدریج بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ممکن ہے بعض قسم کے بوجھ آخری عمر میں گھٹتے ہی چلے جائیں۔ لیکن بہرحال جسمانی طور پر (روحانی طور پر تو وہ نہیں گھٹتے) نشوونما کے ابتدائی دَور میں یہ بوجھ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن کسی کا اپنی قوت اور قابلیت پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا وہ نشوونما کے اس دَور میں یا اس مخصوص وقت میں برداشت کرسکتا تھا۔ یہ نکما پن ہے بوجھ کا ایک حصہ وقت سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ اتنا وقت کام کرو۔ اب یہ تو درست ہے کہ ہر آدمی کے کام کی نوعیت مختلف ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے اس کو ایک طاقت دی ہے۔ پس جتنا زیادہ سے زیادہ بوجھ وہ برداشت کرسکتا ہو (اپنے وہم کے نتیجہ میں نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کے نتیجہ میں اتنا وقت اپنے کام میں خرچ کرنا چاہیئے اگر وہ اتنا وقت خرچ نہیں کرے گا۔ تو وہ اس کام میں زیادہ قوت لگا نہیں سکے گا۔ دنیا کے کاموں میں تو شاید ہم ٹھہر جائیں۔ لیکن روحانی طور پر تو اوقات بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ انسان کسی اَور رنگ میں کسی اور طرف سے کچھ بچاتا ہے۔ اور اِدھر دے دیتا ہے۔

پس

نکما پن ایک نہایت ہی مہلک چیز ہے

یہ عادت روحانی لحاظ سے بھی اخلاقی لحاظ سے بھی اور (ہم چونکہ اس وقت اقتصادیات کی بات کر رہے ہیں اس لئے) اقتصادی لحاظ سے بھی بڑی ہی مہلک ہے۔ فرض کریں ہم نے کسی چیز کی پیداوار معلوم کرنے کے لئے سال یونٹ مقرر کیا ہے۔ اس اعتبار سے کسی فرد یا خاندان یا ملک کی سال کی مجموعی پیداوار اس کی دولت متصور ہوگی۔ یہ کاغذ پر پرنٹ کئے ہوئے نوٹ (روپے) اصل دولت نہیں بلکہ کسی فرد یا کسی خاندان کی یا کسی ملک کی دولت وہ پیداوار ہے جو ایک سال کے اندر ہوتی ہے۔ اگر کسی ملک کے باشندے اپنے اوقاتِ کار میں سے ۲۰ فیصدی ضائع کردیتے ہیں بیکار بیٹھے گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ سینما میں چلے جاتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے شوز (shows) دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اور اپنے

اصل کام کی طرف کماحقہ توجہ

نہیں دیتے تو اس ملک کی پیداوار سو کی بجائے اسّی رہ جاتی ہے۔ اس پر اگر وہ شور مچائیں کہ ہماری ساری ضرورتیں پوری کرو۔ تو ظاہر ہے کہ جب انہوں نے وہ چیز پوری پیدا ہی نہیں کی تو کس طرح سب کی ضرورتیں پوری اور سب کے حقوق ادا ہوسکتے ہیں۔

اگر ایک طالب علم روزانہ بارہ گھنٹے کی بجائے یا دس گھنٹے پڑھنے کی بجائے صرف تین گھنٹے پڑھائی کرے اور باقی وقت ضائع کردے۔ اگر فرض کریں ہمارے کالجوں میں ایک لاکھ طالب علم ہوں تو اس طرح نکمے پن کی وجہ سے روزانہ

تعلیم کے نو لاکھ گھنٹے ضائع ہوئے

یعنی انہوں نے اپنی پڑھائی کے اوقات میں سے ۷۵ فیصدی حصہ نکمے پن کی وجہ سے ضائع کردیا۔ پس ایک ایسی قوم جس کے طالب علم اتنے کاہل ہوں وہ ایک ایسی قوم سے جس کے بچے اپنے اوقات میں سے بمشکل ایک فیصدی وقت ضائع کرتے ہوں (کوئی نہ کوئی استثناء تو ہر جگہ ہوتا ہے) دنیوی اعتبار سے کیسے مقابلہ کرسکتی ہے۔

آکسفورڈ میں جو طالب علم کلاس کی پڑھائی کے علاوہ دس بارہ گھنٹے روزانہ پڑھتا تھا وہ پڑھائی میں بڑا اچھا طالب علم سمجھا جاتا تھا۔ اور جو طالب علم روزانہ اوسطاً سات آٹھ گھنٹے پڑھتا تھا۔ اس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ درمیانے درجے کا طالب علم ہے جبکہ چار پانچ گھنٹے روزانہ پڑھائی کی اوسط بنانے والے طالب علم کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بڑا آوارہ ہے اس کو پڑھائی کی طرف توجہ نہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں روزانہ چار پانچ گھنٹے کی اوسط سے پڑھنے والا ٹاپ (Top) کے سکالرز (Scholars) میں شمار ہوتا ہے۔

پس اگر معیار میں یہ فرق ہو تو اس محنتی قوم کے ساتھ ہمارے بچے ان تمام اچھے ذہنوں کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کئے ہیں کیسے مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نکمے پن کی عادت بنیادی طور پر بڑی مہلک ہے۔ اور

اقتصادیات پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

پیداوار اور پیداوار کی تیاری اس سے شدید متاثر ہوتی ہے۔ مَیں نے طالب علم کی مثال دی ہے اور وہ اقتصادی مثال ہی ہے۔ کیونکہ وہ مستقبل کی پیداوار کی تیاری ہے۔ اگر ہم (Technicians) نہیں بنائیں گے۔ اگر ہمارے ہاں انجنیئرز (Engineers) طالب علم نہیں ہونگے۔ اگر ڈاکٹر نہیں ہونگے۔ اگر وکیل نہیں ہونگے اگر پولی ٹیکنکس میں پڑھنے والے نہیں ہوں گے اور جو ہونگے وہ وقت ضائع کرنے والے ہوں گے تو ہماری پیداوار کیسے سو فیصد ہوگی۔

غرض یہ طالب علمی کا زمانہ اقتصادی پیداوار کی تیاری کا زمانہ ہے۔ یعنی اس نسل نے آگے جاکر اپنے اپنے فن، مہارت اور کوشش کے نتیجہ میں اقتصادی طور پر کچھ پیدا کرنا ہے۔

یا اس نے مادی چیزیں پیدا کرنی ہیں جیسے کارخانوں میں کپڑے بنتے ہیں۔ یا اس نے سروسز (Services) پیدا کرنی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر کی سروس ہے۔ وکیل کی سروس ہے۔ اقتصادی زبان میں ان سروسز کو کموڈی ٹی (Commodity) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سروسز اقتصادیات کا ایک قاعدہ حصہ ہیں۔ پس اقتصادی میدان میں بھی نکمے پن کا پیدا نہ ہونے دینا ایک اہم اور بنیادی چیز ہے۔

اس

نکمّے پن کی عادت کی اصل محرک

اور سب سے بڑا سبب بعض تخریب پسند خفیہ انجمنیں ہیں۔ جس طرح انسان کی پیدائش کے وقت سے شیطان اس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اسی طرح یہ انجمنیں بھی ہزاروں سال سے تخریبی کام کرتی چلی آرہی ہیں۔ جہاں بھی ان کو موقعہ ملتا رہا ہے۔ یہ اپنا کام کرتی چلی آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مَیں صرف ایک مثال دے دیتا ہوں۔ وہ بھی پرانی ہے تاکہ کسی کو اپنی طرف خیال نہ چلا جائے۔

یہ ۱۸۲۲ء کی بات ہے۔ ایک خفیہ انجمن کے ایک لیڈر نے جس کا نام Petit Tigre تھا، اپنے ایک ماتحت افسر کو جو کسی دوسری جگہ خفیہ کام کر رہا تھا ایک ہدایت نامہ بھجوایا۔ اس ہدایت نامہ کا پہلا حصہ میرے اس نکما پن کی مثال سے تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن اس حصہ کو بھی سن لیں تو اچھا ہے۔ شائد یہ کسی وقت میرے بھی اور آپ کے بھی کام آجائے وہ لکھتا ہے۔

"It is essential to isolate the man from his family and cause him to lose his morals"

کہ دنیا میں ہم جو شرارت اور تباہی مچانا چاہتے ہیں اور جو تخریبی کارروائی کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو اس کے خاندانی بندھنوں سے آزاد کر دیا جائے اور اس کے اندر بد اخلاقی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک تو یہ ہدایت تھی۔ دوسرے جہاں سے میں نے یہ اقتباس لیا ہے وہاں اس نے پہلے کچھ الفاظ چھوڑے ہوئے ہیں۔ یعنی ڈاٹس (dots) ڈالے ہوئے ہیں اور ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس خالی جگہ سے اس کی کیا مراد تھی۔ وہ لکھتا ہے۔

"He loves the long talks of the Cafe the idleness of the shows.... teach him discreetly to tire of his daily work, and in this way... after having shown him how tiresome all duties are inculcate in him the desire for another existence"

(Trail of the Serpent by Inquire with in page 91 Published by Britons Publishing Co; North Devon 1936

یعنی ایک تو اس کے اندر بد اخلاقی پیدا کرو اور پھر ایسے حالات پیدا کرو کہ اس کے اندر یہ عادت پیدا ہو جائے کہ وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر یا کلب میں بیٹھ کر یا اپنے گھر کے ڈرائینگ روم میں بیٹھ کر (جگہ سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔) چائے یا کافی ([illegible]) کی ایک پیالی پر لمبی لمبی

گپیں مارنے کا عادی بن جائے

اس طرح جب وہ رات کو دیر سے سوئے گا تو صبح دیر سے اور تھکا ہوا اٹھے گا۔ جس کے نتیجہ میں اس کے قویٰ سو فیصدی صحیح اور نتیجہ خیز کام نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح اس کو سینما تھیٹر اور کئی قسم کے دوسرے تماشے دیکھنے کی عادت ڈالو اور بڑی ہوشیاری سے اسے یہ بات ذہن نشین کرا دو کہ یہ روز روز کی مزدوری تو بڑی مصیبت ہے۔ ایک شخص جس نے سارے خاندان کو پالنا ہے اور قوم بنانی ہے اس کو یہ سکھایا جا رہا ہے کہ دیکھو یہ محنت اور مزدوری تو ایک مصیبت ہے ایک تباہی ہے جو اقتصادی لحاظ سے امراء نے مچا رکھی ہے۔ اور اس طرح اس کے دماغ میں یہ ڈال دو کہ یہ جو ہم ایک سبز باغ دکھا رہے ہیں (کمیونزم یا اشتراکیت وغیرہ) اس existence (زندگی) سے اس کو پیار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ نظریہ زندگی بظاہر اس سے کہے گا کہ

کام کرنے کی ضرورت نہیں

بس ہر چیز مل جائے گی، ہر ضرورت پوری ہو جائے گی۔ امراء سے چھین چھان کر تمہاری ضرورتیں پوری کر دیں گے۔ حالانکہ نہ انہوں نے اس نظریہ پر عمل کیا ہے اور نہ عقلاً کر سکتے ہیں۔ لیکن جب کسی کو احمق بنانا ہو تو جس چیز سے کوئی دوسرا احمق بن جائے۔ احمق بنانے والا وہ چیز اس کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

مَیں یہ بتا رہا تھا کہ نکمے پن کی عادت ان بنیادی مہلک عادتوں میں سے ہے جو انسان کی زندگی کو ہر لحاظ سے تباہ کر دیتی ہے۔ اور اس عادت کا اقتصادیات پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر کسی فرد یا خاندان یا قوم کو نکما بیٹھنے کی عادت ہے تو اس فرد کی اس خاندان کی اس قوم کی اقتصادی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ نوجوان نسل کا نکما پن بھیانک اور بے آبرو مستقبل کا ضامن ہے۔

انگلستان میں اس وقت مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ میں نے اوپر جو حوالہ پڑھا ہے وہ ۱۸۲۲ء کا ہے جس سے یہ بات عیاں ہے کہ

وہاں

خفیہ انجمنوں کی تخریبی کارروائیاں

بہت پہلے سے شروع ہیں۔ مجھے (قیام انگلستان کے دوران میں) احمدی مزدوروں نے بتایا کہ ہم سے یہ انگریز مزدور بڑے ناراض رہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تم اتنا کام کیوں کرتے ہو؟ ہماری طرح نکما پن کیوں اختیار نہیں کرتے؟ وہاں کے مزدوروں میں نکمے پن کی عادت کا یہ حال ہے کہ اگر ایک مزدور اپنے نگران سے کہے کہ مجھے پیشاب آیا ہے تو اس کا نگران باوجود یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ بہانہ بنا رہا ہے۔ اسے روک نہیں سکتا۔

ورنہ انگلستان بھر میں ایک ہنگامہ بپا ہو جائے اور لوگ بھڑوں کی طرح پیچھے پڑ جائیں کہ جی اتنا ظلم! پیشاب کرنے سے روکا گیا ہے لیکن عملاً ہوتا یہ ہے کہ ایک مزدور کہتا ہے میں نے پیشاب کرنے جانا ہے مگر وہ اخبار ہاتھ میں پکڑتا ہے سگریٹ کی ایک ڈبیا جیب میں ڈالتا ہے اور پیشاب کرنے چلا جاتا ہے اور ایک گھنٹہ تک اخبار پڑھ کر اور سگریٹ کی ڈبیا ختم کر کے آرام سے باہر نکل آتا ہے کوئی بھی اُسے کچھ کہہ نہیں سکتا ورنہ لیبر یونین یا ٹریڈ یونین والے انتظامیہ کے پیچھے پڑ جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ان کی حالت اقتصادی اور اخلاقی ہر دو لحاظ سے (یہاں دونوں کا ذکر ہو چکا ہے) اتنی گر گئی ہے کہ وہاں کے بعض عقلمند لوگ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اگر اس کی اصلاح نہ کی گئی تو ہم تباہی کے گڑھے میں گر جائیں گے۔ ویسے اس لحاظ سے وہ قابلِ رحم بھی ہیں کہ وہ ان بیماریوں میں خود مبتلا نہیں ہوئے بلکہ خفیہ انجمنوں نے بڑی کوشش سے بڑی ہوشیاری سے انہیں ان بیماریوں میں مبتلا کیا ہے۔

نکمے پن کی عادت کی وجہ سے

ایک اور بنیادی خرابی

جنم لیتی ہے۔ اور وہ سفارش ہے۔ مثلاً ایک طالب علم دوران سال محنت نہیں کرتا۔ امتحان قریب آتا ہے تو اُسے فکر ہوتی ہے میں پاس نہیں ہو سکونگا چنانچہ جب وہ امتحان کے ہال میں جاتا ہے تو بعض دفعہ چاقو سے سفارش کرواتا ہے۔

ایک دفعہ پنجاب یونیورسٹی کے ایک سنٹر میں جو صاحب امتحان لینے گئے انہوں نے پہلے ہی دن یہ نظارہ دیکھا کہ ہر لڑکے نے ساڑھے پانچ انچ بلیڈ کا سپرنگ وال چاقو کھولکر اپنے اپنے ڈیسک پر رکھ لیا۔ اور آرام سے ایکدوسرے سے پوچھکر اور کتابیں نکالکر پرچہ حل کرنا شروع کر دیا۔ بیچارے امتحان لینے والے کا بُرا حال ہو گیا وہ ڈر کے مارے کچھ کہہ ہی نہیں سکتا تھا اس نے یونیورسٹی کو رپورٹ کی۔ وہ سنٹر بند ہوا۔ پھر یونیورسٹی نے ہمارے کالج کو لکھا جس سے ہمیں اصل واقعہ کا علم ہوا کہ آپ اپنے کالج سٹاف میں سے کوئی ایسا ممبر دیں جو وہاں جا کر دلیری سے امتحان لے یہ تو چاقو کی سفارش تھی۔ پھر پیسے کی سفارش اور اثر و رسوخ کی سفارش الگ ہے

آخر سفارش کی ضرورت کیوں پڑی؟

سفارش کی ضرورت سلئے پڑی کہ سفارش کروانے والے مثلاً طالب علم نے اپنی زندگی کے ایک دور میں (جو ہماری مثال میں اس کا امتحان سے پہلے سال دو سال کا دور ہے) اپنے اوقات کو صحیح طور پر خرچ کرنے کی بجائے گپیں ہانکنے یونہی بیکار ہوائی قلعے تعمیر کرنے، سوتے رہنے اور اسی طرح کی نکما پن کی دوسری عادتوں میں اپنا وقت ضائع کر دیا جب امتحان قریب آیا۔ اس کو فکر پیدا ہوئی۔ فیل ہو گیا تو بدنامی ہوگی۔ سال مارا جائے گا۔ اسکو یہ بھی نظر آ رہا ہوتا ہے کہ شاید سفارش پر اس کو نوکری بھی مل جائے۔ اگر پاس نہ ہوا تو کوئی اور آدمی سفارش کروا کر وہ جگہ لے جائیگا چنانچہ وہ سفارش کروا کر پاس ہونے کی کوشش کرتا ہے ——— دراصل

اس نکمے پن کی وجہ سے

انسان کے قویٰ صحیح اور پورے طور پر نشوونما حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے اوپر وہ زیادہ سے زیادہ بوجھ نہیں پڑا جس کے اٹھانے کے لئے اس نے تدریجی طور پر خود کو قابل بنا لینا تھا مزید بوجھ اٹھانے کا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق جس میں تدریج کار فرما ہوتی ہے اپنے مقام اور وقت کے لحاظ سے اور تربیت کے لحاظ سے اور حاصل کردہ نشوونما کے لحاظ سے بہت بوجھ اُٹھا سکتا تھا اٹھاتا تو سفارش کی ضرورت بھی نہ پڑتی اور قوم کو ایک ذہن کے ضائع ہونے کا نقصان بھی نہ ہوتا۔

سفارشوں سے حصول مال کی کوشش بھی نکمے پن کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قوت عطا کی ہے اور ساتھ ہمیں تسلی بھی دی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو قوت تو اتنی دی کہ وہ صرف پانچ افراد کا پیٹ بھر سکے یا کپڑے وغیرہ کا انتظام کر سکے اور ان کی دوسری اقتصادی ضروریات کا کماحقہ خیال رکھ سکے لیکن عملاً اس کا خاندان دس افراد پر مشتمل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو تسلی دیتا ہے کہ میں صرف رحیم ہی نہیں بلکہ رحمان بھی ہوں۔ تم اپنی طرف سے پوری کوشش کرو۔ اپنی طاقت اور قوت کو خرچ کرو۔ تمہیں اس کا بدلہ مل جائے گا۔ اس طرح خدا کی صفت رحیمیت کے ماتحت پانچ افراد کا تو گذارہ ہو گیا باقی پانچ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اسے تسلی دی کہ میری صفت رحمان بھی ہے میں نے ان کا انتظام کیا ہوا ہے۔ میں نے اُن کے حصہ کا مال کسی اور کو دیا ہوا ہے اور اس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمہارے باقی ماندہ افراد کے حق کو تمہارے تک پہنچائے تاکہ تمہارے حقوق پورے ہوں لیکن جو شخص نکما رہتا ہے اس کی قوتیں اپنے نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ایک بیمار پھل کی طرح اس کی نشوونما بھی داغدار ہو گی۔ اسکی شخصیت کی اسکے نفس کی کماحقہ نشوونما نہیں ہو سکے گی اور اسطرح انسان کا مقصد حیات پورا نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندے میں اپنی صفات کا ظل دیکھنا چاہتا ہے یہی اس کی پیدائش کی غرض ہے اور

عبادت الٰہی کا مقصد بھی یہی ہے

کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حسن میں رنگین ہو جائے اور اس کے احسان کے جلوے اسکے نفس سے پھوٹنے شروع ہو جائیں۔ یہ عبادت کا ایک طبعی نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے اس سے نہ صرف خود انسان کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ دنیا کو بھی فائدہ پہنچتا ہے لیکن ایک شخص جسے مثلاً اللہ تعالیٰ نے ترقی کرنے کی سو قابلیتیں عطا کی ہوں مگر وہ اپنے نکمے پن کی وجہ سے ان میں سے پچاس کو ضائع کر دے تو وہ اس سیب کی طرح ہے جس کا آدھا حصہ گلا سڑا ہوا ہوتا ہے یا اس کی حالت اس آم کی سی ہے جس کی ایک طرف کیڑا لگ جاتا ہے اور دوسری طرف قابل استعمال بھی ہوتا ہے یا ایک ایسی سیڑھی کی طرح ہے جو درمیان میں سے ٹوٹ گئی ہو یا اس کی مثال ایسے پرندے کی ہے جس کے اڑن پروں (پرندوں کے جو پر ہوتے ہیں ان کے بعض حصے پرندے کو اڑنے میں مدد دیتے ہیں اور بعض اس کے balance توازن کو قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں) میں سے دو چار پر گر گئے ہوں اور وہ اتنی پرواز کے قابل نہ رہا ہو جتنی پرواز کی طاقت اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کر رکھی ہے۔ ہم نے بعض دفعہ شکار کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ اگر کسی مرغابی کے پر کا اگلا حصہ معمولی سا بھی زخمی ہو جائے تو وہ اپنی ڈار کے ساتھ اُڑ نہیں سکتی۔ غرض جو چڑیا اپنی ڈار کے ساتھ اُڑ نہیں سکتی اسکے متعلق آپ سمجھ سکتے ہیں کہ پھر وہ منافقوں کی ڈار کے ساتھ مل جاتی ہے منافق کے اندر بھی پہلے تھوڑی سی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ پھر گلے شکوے پیدا ہوتے ہیں جس کی ذمہ داری دراصل خود اس پر عائد ہوتی ہے پھر وہ ایسی تکلیف محسوس کرتا ہے جو درحقیقت کسی اور کی پیدا کردہ نہیں ہوتی

بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں قابلیتیں اور طاقتیں عطا کیں اور ہمیں حکم دیا کہ

تم اپنی قابلیت کی زیادہ سے زیادہ نشوونما کرو

اور ساتھ یہ تسلی بھی دی کہ میں نے تمہاری طاقتوں اور قابلیتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے سامان بھی پیدا کر دئے ہیں۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی دین یا عطا کو ضائع کر دیتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے کسی کے عضلوں کو بڑا مضبوط بنایا ہے مگر وہ اپنی اس طاقت کو عیاشی اور مختلف نشوں کی وجہ سے ضائع کر دیتا ہے تو وہ اپنے کمال کو پہنچ نہیں سکتا مختلف قسم کے نشے

انسان کی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کو مضمحل اور اس کی اخلاقی اور روحانی طاقتوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ پھر ایسا انسان ان رفعتوں تک پہنچ نہیں سکتا جن رفعتوں تک پہنچانا اللہ تعالیٰ اس سے چاہتا تھا۔ اور جن رفعتوں تک پہنچنے کو اللہ تعالیٰ پیار کی نگاہ سے دیکھتا اور اپنی محبت سے نوازتا۔ مگر جس شخص نے اپنے رب کی معرفت کو حاصل کیا جس نے اپنے نفس کو پہچانا جو علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نہایت ہی اعلیٰ اور ارفع درجہ کے قرب کے حصول کے لئے پیدا کیا ہے مگر پھر وہ اپنی غفلت کوتاہی اور نکمے پن کی وجہ سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکا۔ اس سے بڑھ کر اور دوزخ کیا ہوگی جس میں وہ اس احساس کی وجہ سے جلتا رہتا ہے کہ میں نے تو اپنے رب کی محبت اور پیار کو حاصل کرنا تھا۔ مگر میں اپنے گناہوں کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکا۔

بہر حال دنیا کے مختلف ملکوں، مختلف خطوں اور مختلف خاندانوں میں گندی عادتیں اس قدر وسعت سے پیدا ہو چکی ہیں کہ اگر میں ان کو گنوانا شروع کر دوں تو شاید ان کی ضخیم کتابیں بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اصولی طور پر

تمہاری ہر عادت میرے حکم اور فرمان کے ماتحت ہونی چاہیئے

تمہاری ہر عادت کو تمہاری قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما میں ممد ہونا چاہیئے کیونکہ میں نے اُن کی کما حقہٗ نشوونما کے لئے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے مالی قربانی کی عادت ہوتی ہے۔ وقت کی قربانی کی عادت ہوتی ہے، بہت سے تہجد پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے ابتداء میں ہفتہ میں ایک بار پندرہ منٹ کے لئے اٹھنا شروع کیا۔ پھر ہفتے میں دوبارہ پندرہ منٹ کے لئے اٹھنا شروع کیا پھر پندرہ منٹ کے لئے سارا ہفتہ اٹھتے رہے، پھر پندرہ منٹ سے ہوتے ہوتے آدھا گھنٹہ، پھر گھنٹہ اور پھر ڈیڑھ گھنٹے تک اٹھنے کی توفیق ملی اور اس طرح عادت زیادہ سے زیادہ پختہ ہوتی گئی۔

جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ انسان کو اپنے اندر نیک عادت ڈالنے کی قابلیت کی توفیق پانا اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ مبتدی کے لئے روحانی ارتقاء کے دور میں

ایک عظیم مجاھدہ کرنا پڑتا ہے

وہ بڑی کوشش سے، اپنے نفس پر زور ڈال کر اور قربانی دے کر خدا تعالیٰ کے لئے کام کر رہا ہوتا ہے۔ بعد میں اس پر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ اسکی عادتیں پختہ ہو کر اتنی ترقی کر جاتی ہیں کہ وہ بغیر کسی احساس کے قربانی دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے CONSCIOUS-
میں بھی نہیں ہوتا کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے کچھ کر رہا ہوں۔ چنانچہ وہ اس سے بھی آگے نکل جاتا ہے اور پھر اپنی طاقت کے مطابق اور زیادہ بوجھ ڈالتا ہے تاکہ مزید ذمہ داریوں کے بجالانے کی عادت پڑے۔ ہم نے دیکھا کہ نئے احمدی شروع شروع میں کسی کے آوازے کسنے پر ہی گھبرا جاتے ہیں، پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ اس معمولی سی مخالفت پر کہہ دیتے ہیں یہ تو بڑی مصیبت پڑ گئی۔ لیکن پرانے احمدی ماشاء اللہ ۱۹۵۳ء کی آگ میں سے بھی نکل جاتے ہیں یا ۱۹۶۵ء کی آگ میں سے بھی گزر جاتے ہیں۔ ان کو اس مصیبت کا احساس تک نہیں ہوتا بلکہ زبردست سے زبردست مخالفت کو بھی ہنستے ہوئے برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کی قوت برداشت کا تو یہ عالم ہے کہ ۱۹۴۷ء کی آگ میں سے بھی ہنستے ہوئے نکل آئے تھے حالانکہ حکومت بھی ظالم اور لوگ بھی خونخوار بنے ہوئے تھے۔ سکھوں کو بھی ایک جنون تھا۔ آخری دنوں میں مسجد مبارک کی دیواروں پر قریباً روزانہ ہی گولیاں آکر لگا کرتی تھیں۔ گرمیوں کے دن تھے ہم اوپر بیٹھے قہقہے لگا رہے ہوتے تھے کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کیونکہ قربانیاں دینے سے مخالف حالات کا مقابلہ کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے جب اس قسم کی عادت پیدا ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے اور آگے بڑھو میرے اور قریب آجاؤ۔ لیکن بُری عادت اس سے اُلٹ سمت میں چل رہی ہوتی ہے یعنی وہ انسان کو خدا تعالیٰ سے دور سے دور تر لے جا رہی ہوتی ہے۔ آج آدھ گھنٹہ ضائع کر دیا۔ ریسٹورنٹ میں بیٹھے گپیں لگاتے رہے پھر اور شوق پیدا ہوا پہلے ہفتہ میں ایک دن ضائع کرتے تھے پھر دو دن اور پھر تین دن حتیٰ کہ سارا ہفتہ ہی ضائع کرنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس کا نتیجہ بڑا ہی خطرناک نکلتا ہے انسان کی قوتوں کی نشوونما نہیں ہو پاتی۔ انسان خدا تعالیٰ کا پیار کھو دیتا ہے۔ دُنیا کی عزت بھی چلی جاتی ہے کیونکہ دُنیا کی عزت تو اس شخص کو ملتی ہے جس کو خدا تعالیٰ عزت دینا چاہے اور وہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن ہے۔

وقت کا ضیاع ایک قومی نقصان ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اگر سارے پاکستانی اپنی استعداد کے مطابق اقتصادی میدان میں اپنا پورا زور لگا دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا معیار زندگی ایک سال کے اندر اندر دُگنا تگنا نہ ہو جائے۔ پیداوار کے حصول میں خالی ہاتھ یا پاؤں کا کام نہیں (بعض کام پاؤں سے بھی کئے جاتے ہیں) یا ہتھوڑے کا کام نہیں ہوتا بلکہ عقل کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنی پوری توجہ (CONCENTRATION) سے ایک کام کر رہا ہے وہ ایک چیز کو آدھ گھنٹے میں تیار کر دیتا ہے لیکن اس کے ساتھ کام کرنے والا ایک دوسرا مزدور اسی چیز کو ایک گھنٹے میں بھی تیار نہیں کر سکتا۔ پس توجہ بھی تو آخر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک عطا ہے ایک طاقت ہے اگر یہ اور دوسری تمام طاقتیں اور قوتیں اس رنگ میں کام کرنے لگ جائیں جس رنگ میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ کام کریں تو ہماری اقتصادی حالت دُگنی تگنی اچھی ہو جائے مگر ہم دوسروں کی نقلیں اُتارنے کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں۔ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے مخلصین لہ الدین میں عبادت کا چھٹا تقاضا یہ بتایا ہے کہ تمہاری ہر عادت اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے حکم کے تابع اور ہر بُرائی کے خلاف جنگ کرنے والی ہونی چاہیئے اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ احکام کی تو پابندی کرتا ہوں لیکن میری عادتیں، میری خواہشات اور میری مرضی کے مطابق ہوں گی۔ تو ایسا شخص پورے طور پر متقی نہیں کہلا سکتا۔ نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتا ہے حالانکہ عادت صحیحہ کی صورت میں وہ اپنی استعداد کے مطابق اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتا تھا۔

حقیقی عبادت کا ساتواں تقاضا

مخلصین لہ الدین میں یہ بیان ہوا ہے کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کا کوئی اثر یا رسوخ حاصل ہو تو تمہارا یہ غلبہ، یہ طاقت، یہ اثر اور یہ رسوخ اور یہ رعب ہونا خالصتًا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو کیونکہ الدین کے ایک معنے غلبہ و اقتدار کے بھی ہیں۔ جس طرح سامراجی (IMPERIALISTS) حکومتیں دُنیا میں تباہی مچاتی رہی ہیں۔ دیکھنا کہیں تم بھی اس غلبہ و اقتدار کی صورت میں غیر اقوام کو اقتصادی طور پر لوٹنا شروع نہ کر دینا۔ بلکہ ایسی صورت میں تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو کر اقتصادی ذمہ داریوں کو نبھاؤ۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ربّ العٰلمین ہے تمہیں جہاں جہاں اور جس جس رنگ میں اثر و رسوخ حاصل ہو اس کے استعمال میں

ربوبیت عالمین کا تقاضا مدنظر رہنا چاہیئے

ایسا نہ ہو کہ تم عالمین کے کسی ایک حصے کی ربوبیت اور دوسرے حصے کی ہلاکت کی تجویز سوچنے لگ جاؤ۔ بلکہ اس عالمین کی ہر مخلوق کی ربوبیت کے لئے کام کرنے کی تجاویز سوچنا اور پھر عملاً ان کے مطابق کام بھی کرنا تمہارا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندرونی حُسن کو اُجاگر کرنے کے لئے اپنی صفت رحمان کا ظل بننے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ بیشک نہ کسی سے تمہارا کوئی تعلق ہے۔ نہ کسی کا تم پر کوئی احسان ہے۔ نہ کسی سے کسی قسم کے فائدہ کی تمہیں امید ہے۔ بایں ہمہ اگر تم دیکھتے ہو کہ کسی کے بعض حقوق اسے نہیں مل رہے تو تم اُسے وہ حقوق دلوانے یا خود دینے کی کوشش کرو۔ تمہارا یہ عمل دراصل رحمانیت کا ایک جلوہ ہے کیونکہ جس کے حقوق ادا کرنے کی تم کوشش کر رہے ہو اس نے کوئی کام نہیں کیا کہ اُسے اُجرت دینی ہے۔ اس نے کوئی احسان نہیں کیا کہ اس کا بدلہ چکانا ہے۔

یہ مضمون فی ذاتہٖ بڑا وسیع ہے

کیونکہ ہر راعی کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ جس طرح عادتیں بے شمار ہیں اسی طرح راعی ہونا بھی اَن گنت جہات سے ممکن ہے۔ عملاً اس دُنیا میں کوئی کس کس راعی کو گن سکتا ہے۔ سکول یا کالج کے لڑکے ہیں۔ اب سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا کالج کے پرنسپل۔ اِن کا صرف یہی دیکھنا کام نہیں ہے کہ طلبہ کی پڑھائی ٹھیک ہو رہی ہے یا نہیں بلکہ اُن کا فرض ہے کہ وہ یہ بھی دیکھیں کہ لڑکوں کی صحت و تندرستی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے مثلاً غذا ہے، دوا ہے یا وقت پر آرام پہنچانا ہے۔ ضرورت کے مطابق کپڑے مہیّا کرنے ہیں کیونکہ یہ بھی صحت پر اثر ڈالتے ہیں۔ انہیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ آیا یہ ساری چیزیں اُن کے پاس ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو وہ ان کا انتظام کریں۔ کیونکہ ہمارے رب نے فرمایا ہے کہ مَیں ہر انسان کو قوتیں دینے کے بعد اُن کے نشوونما کے کمال تک پہنچنے کے سامان پیدا کر چکا ہوں۔ اگر کسی کو وہ سامان میسّر نہیں آ رہے تو وہ مظلوم ہے۔ اس مظلومیت سے اور اس ظلم سے چھڑانے کی کوشش کرنا ازبس ضروری ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکو گے جب تک کہ اقتدار یعنی راعی ہونے کی حیثیت میں تمہارے کام خالصتہً میرے لئے اور میرے احکام کے ماتحت نہیں ہوں گے۔ اگر تمہارے کام میرے لئے ہوں گے تو میری

عبادت کا حق ادا ہو جائے گا

تمہیں میرا پیار حاصل ہو جائے گا۔ تمہیں میری رضا کی جنّتیں مل جائیں گی۔ پھر یہ دُنیا وہ دُنیا بن جائے گی جو مَیں بنانا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر تم راعی بننے کے ساتھ اپنی مرضی چلاؤ گے۔ اگر تم راعی بننے کے بعد نکمّے پن کی عادت کی وجہ سے اُن ذمّہ داریوں کی طرف توجّہ نہ دو گے جن کی طرف تمہیں توجّہ دینی چاہیئے تو پھر تم میرے غضب کو مُول لینے والے بن جاؤ گے۔

اس حصّہ کا بھی ہمارے اقتصادی نظام سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ جیسا کہ (اس وقت تو مَیں اسی پر اکتفا کروں گا طبیعت میں کچھ کمزوری کا احساس بھی ہے) مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ قرآنِ کریم نے تدبیر یعنی منصوبہ بندی کی طرف شروع سے توجہ دلائی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات بڑی ضروری ہے کہ جو آدمی ذمّہ داری کی جگہ پر ہوں (ذمّہ داری کی جگہیں تو کروڑوں ہیں صرف اعلیٰ حکام ہی ذمّہ داری کی جگہ پر نہیں ہوتے۔ ذمّہ داری کے لحاظ سے گھر کا مالک بھی ذمّہ دار ہے) اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنے دائرہ کے اندر حالات سے واقفیّت پیدا کریں۔ ہر وقت بیدار اور چوکس رہ کر اپنے ماحول میں بسنے والوں کی ضرورتوں اور حقوق کو معلوم کرنے کے بعد ان کو پورا کرنے کی حتّی المقدور کوشش کریں لیکن اگر وہ ضرورتمند کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور

حق دار کے حقوق کو ادا کرنے کا انتظام

نہیں کر سکتے تو پھر ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان ضرورتوں اور حقوق کے متعلق اس مرکزی اتھارٹی سے رجوع کریں جس کا یہ کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دُنیا میں اسلام کے اقتصادی نظام کو قائم کرے۔ مثلاً ہمارے ملک میں تو ابھی تک گندم کی باتیں ہو رہی ہیں۔ مزدور کے پیٹ بھرنے کا مسئلہ حل طلب ہے لیکن وہ ملک جو ہر لحاظ سے ہم سے آگے ہیں۔ وہ گندم کی سرحدوں سے نکل کر دودھ کی چراگاہوں (Pastures) میں داخل ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ نہ صرف سکول میں جانے والے بچّوں کے لئے بلکہ دوسرے تمام آدمیوں کو بھی دودھ ملنا چاہیئے ورنہ لوگوں کی صحت برقرار نہیں رہے گی۔ قرآنِ کریم نے گندم اور دودھ کی کوئی تمیز روا نہیں رکھی بلکہ یہ کہا ہے کہ مَیں نے ہر فردِ واحد کی صحت اور تندرستی کا انتظام کیا ہے۔ ہر شخص کو اس کی عمر کے لحاظ سے پُورے طور پر صحت مند اور توانا رکھنے کے لئے جس قسم کی غذاؤں کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ ویسے عمر عمر کے لحاظ سے غذائیں بدل جاتی ہیں۔ مثلاً ماں کی گود میں جو بچّہ ہے وہ صرف ماں کے دودھ پر گزارہ کر سکتا ہے۔ اور یہ غذا اس کی عمر کے لحاظ سے بہترین غذا ہے جب اُسے ذرا ہوش آتا ہے دانت نکال لیتا ہے ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے تو اگر اس کے آس پاس کوئی کھانا کھا رہا ہو تو اس سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر وہ دوسری غذا کھانی شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے تمہاری صحت و تندرستی کو بہتر سے بہتر حالت میں رکھنے کے لئے ہر قسم کے سامان مہیّا کر دیئے ہیں تمہیں وہ سامان ملنے چاہئیں۔

پھر دوسرے "ازم" یعنی اقتصادی نظاموں کی طرح اسلام صرف "bare necessities of life" یعنی خالی ضرورتوں ہی کا خیال نہیں رکھتا بلکہ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں

اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے

کہ ہر شخص کو اچھی سے اچھی صحت کے میسّر آنے۔ اچھی سے اچھی حالت میں ذہن کو برقرار رکھنے۔ بہترین اخلاق کے حاصل کرنے اور روحانیت میں بلند سے بلند تر ہوتے چلے جانے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ پیدا کی گئی ہیں۔ اور وہ تمہیں ملنی چاہئیں تم ان کی تلاش کرو۔ اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے اپنے حقوق لے نہیں سکتے تم ان کے حقوق کو ادا کرو اور دلواؤ۔

اسلام نے کم سے کم پہ آ کر خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ اسلام ہر قوت کو، ہر استعداد کو، ہر قابلیت کو اس کے کمال میں دیکھنا چاہتا ہے۔ اور جب سارے انسان بحیثیت مجموعی اپنی تمام قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ اپنی نشوونما کے کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو اسے کمالِ قربِ الٰہی کا نام دیتا ہے۔ ایک دُنیا دار شخص صرف دُنیا کی طاقتوں کو استعمال کرتا ہے اس کو دُنیا مل جاتی ہے لیکن قرآنِ کریم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں صرف دُنیوی طاقتیں ہی نہیں دیں بلکہ بیشمار جسمانی اور ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قوتیں اور قابلیتیں بھی دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس بات کو پسند کرتا ہوں اور مَیں یہ چاہتا ہوں کہ تم ان قوتوں اور استعدادوں کو ان کے نشوونما کے کمال تک پہنچا کر میرا کمالِ قرب حاصل کرو۔ یہی حقیقی عبادت کی اصل رُوح اور غرض ہے اور اسی لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔

غرض ہم اس مضمون کے اس حصّہ کو اس رنگ میں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ

حقیقی عبادت کا یہ ساتواں تقاضا

دراصل اسلام کے اقتصادی نظام کو یہ حسن اور خصوصیت بخشتا ہے کہ جب ہر طاقتور اپنی طاقت کو اس رنگ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالے اس سے خوش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسے اپنی طاقت کو اس رنگ میں خرچ کرنا مقصود ہوتا ہے کہ جس سے اللہ تعالے کی مخلوق کی قوتیں اپنی نشو ونما کی انتہا تک پہنچ جائیں۔ لوگوں کے سارے حقوق ان کو مل جائیں اور ان کی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں۔

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مؤرخہ ۲۰ نبوت (نومبر) ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۳۰ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے انہیں تاریخ تقرری سے ۹۰/۰۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰-۱۳۰/۴-EB۵-۱۶۰/EB۶-۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ ۰۰/۱۱۵ روپے ماہوار (در گریڈ ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۶۰/۸-۲۰۰/۱۰-۲۲۰) دیا جاسکے گا درخواست میں درج ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

کوائف

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ ۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:۔ تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

ناظر بیت المال آمد / سیکرٹری کمیشن

فہرست انعامات ناصرات الاحمدیہ

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اوّل انعام طاہرہ خان ربوہ
دوم ” بشریٰ مرزا لاہور
” امۃ الرفیق طاہرہ ربوہ
سوم ” بشریٰ خان ربوہ
” امۃ الحی ربوہ

تقریری مقابلہ معیار دوم

اوّل ثوبیہ فردوس لاہور
دوم فریدہ احمد ”
سوم ” امۃ الآخر ربوہ
” رفیعہ سید سیالکوٹ

تقریری مقابلہ معیار سوم

اوّل امۃ الجلیل ربوہ
دوم وسیمہ سیالکوٹ
سوم ” ثمینہ ربوہ
” نگہت ہاشمی راولپنڈی

اس کے علاوہ ناصرات کے تینوں معیاروں کے حفظ قرآن اور تلاوت قرآن پاک کے مقابلے ہوئے جس میں اوّل اور دوم آنے والی ۲۶ بچیوں کو انعامات دئے گئے۔

سیکرٹری اشاعت
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

وعدہ کنندگان ”ایوانِ محمود“ توجہ فرمائیں

ایوان محمود کی تعمیر ان دنوں آخری مراحل پر ہے اور اس پر ابھی ایک بھاری رقم خرچ ہو گی۔ پس جنہوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں ان احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی موعودہ رقوم جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

مہتمم مال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

مختلف مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالی خواتین اور بچیاں

سال بھر کی مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل لجنات نے نمایاں کام کیا
اوّل۔ ربوہ — دوم۔ لاہور — سوم اسلام آباد
سالانہ اجتماع کے موقع پر مختلف مقابلہ جات کے لحاظ سے مندرجہ ذیل لجنات نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اوّل ربوہ۔ دوم لاہور۔ سوم سیالکوٹ

امتحان معیار اوّل نومبر ۱۹۶۸ء

اوّل صبیحہ محمود الٰہی صاحبہ لاہور
دوم جمیلہ عرفانی صاحبہ کراچی
سوم سلمیٰ آفتاب کراچی

امتحان معیار اوّل مئی ۱۹۶۹ء

اوّل مودودہ طلعت صاحبہ راولپنڈی
دوم صبیحہ احمد گوجرانوالہ
سوم ” صادقہ یوسف صاحب ربوہ
” ” شاہدہ صالح ربوہ
” ” سلمیٰ آفتاب کراچی

امتحان معیار دوم نومبر ۱۹۶۸ء

اوّل امۃ الکریم نزہت ربوہ
دوم امۃ الباسط بہاولپور
سوم ” امۃ النصیر ربوہ
” صادقہ رحیم ربوہ
” امۃ الحفیظ ربوہ

امتحان معیار دوم مئی ۱۹۶۹ء

اوّل ” ربیقہ زاہدہ ربوہ
” اکرام طلعت ”
دوم ” ناصرہ بیگم ”
” امۃ النور ”
” امۃ الحکیم لئیقہ ”
سوم امۃ المصور ربوہ

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اوّل نعیمہ نور راولپنڈی
دوم ارشاد اختر ”
سوم امۃ اللہ باری ربوہ

تقریری مقابلہ معیار دوم

اوّل طیبہ صدیقہ ربوہ
دوم امۃ الکریم ربوہ
سوم ” شاہین اکبر ربوہ
” صالحہ السلطان پشاور

تقریری مقابلہ معیار سوم

اوّل امۃ الصبور ربوہ
دوم ناہدہ بشیر ربوہ
سوم سعیدہ رفعت سرگودھا
خاص انعام سعیدہ قمر لاہور
عابدہ میر گوجرانوالہ
ناصرہ سلیمہ ملتان

انگریزی تقریری مقابلہ

اوّل عفت خالق ربوہ
دوم طیبہ حیٔ ربوہ
سوم عائشہ نصر ربوہ
خاص انعام فریدہ احمد۔ لاہور

مقابلہ حسن قرأت

اوّل امتیاز بیگم ربوہ
دوم امۃ الکریم نزہت ”
سوم شاہدہ متین ”

مقابلہ مضمون نگاری

اوّل امۃ المصور ربوہ
دوم ” امۃ الحکیم لئیقہ ”
” سعیدہ عصمت ”
سوم ” ستارہ حمید لاہور
” فرحت افزاء گوگھووال

انٹرویو دینی معلومات

اوّل امۃ الرحمٰن صاحبہ پراچہ اسلام آباد
دوم ” طالبات جامعہ نصرت ربوہ
” ناصرات نصرت گرلز سکول ربوہ
سوم ٹیم پشاور

بیت بازی اوّل ٹیم ” بجہ ربوہ
(اشعار در ثمین کلام محمود در عدن) ٹیم ” جامعہ نصرت ربوہ
یاد محمود
دوم ٹیم ناصرات سیالکوٹ

معلومات دینیہ تحریری میں پچاس فیصدی سے زائد نمبر حاصل کرنے والی ممبرات کو اسناد دی گئیں۔ اسی طرح مختلف لجنات کی ان عہدیداروں کو سند خوشنودی دی گئیں۔ جنہوں نے سال رواں میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

انڈسٹریل سکول ربوہ میں ڈپلومہ حاصل کرنے والی طالبات

اوّل سعیدہ مبارکہ
دوم آمنہ بیگم
سوم مسرت بیگم

امتحان دینیات انڈسٹریل سکول ربوہ

اوّل ریحانہ تنویر
دوم نسیم اختر
سوم حلیمہ

حب اطہرا مرض اطہرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/ روپے فی تولہ ۲/ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ پسرم منور احمد سحیانوی اور دخترم رشید سلطانہ ہر دو کے گلے کے اپریشن مورخہ ۱۵/۴/۶۹ کو ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میرے چھوٹے بھائی عزیزم شمس الحق کی دو چھوٹی بچیاں بعمر پانچ سال و تین سال بیمارضہ پولیو بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے مرض لا علاج قرار دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں تندرستی عطا فرمائے۔

خاکسار صوفی عبد الرحمان ٹھیکیدار کچی کھوٹھی سمن آباد لاہور

۲۔ خاکسار ان دنوں مختلف مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ نیز میری اہلیہ دنیچے اکثر بیمار رہتے ہیں جملہ احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید دارالصدر جنوبی)

۳۔ خاکسار کے بھائی عزیزم ملک ناصر احمد صاحب امسال بی اے فائینل کا۔ میرے بھانجے عزیزم عبد الماجد صاحب و عزیزم عبد الباسط صاحب ایم اے سال اول کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک سعید احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب بارک ڈیپارٹمنٹ زبیدین کبنٹ)

۴۔ میرا بھتیجا عزیز نصیر احمد صاحب قمر ابن بشیر احمد صاحب قمر شاہ گوجرہ چند روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایم۔ ایس اختر۔ ربوہ)

۵۔ میں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں اور میری صحت بھی قدرے خراب رہتی ہے احباب جماعت میری پریشانیوں کے دور ہونے اور صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک فضل احمد دزدار العین ربوہ)

میرے ابا جی

الحاج حکیم نظام جان صاحب

اب کافی عمر رسیدہ ہو گئے ہیں اور اکثر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر قسم کے بار سے سبکدوش ہو جائیں اس لئے دوستوں سے گذارش ہے کہ اگر اباجی نے کسی بھی دوست کی کوئی قلیل سے قلیل رقم بھی دینی ہو تو وہ مجھے مطلع کریں تا ان کو اس کی ادائیگی کر دی جائے۔

دوستوں سے التجا ہے کہ اگر وہ رقم ایک چھوٹے پیسے کے برابر بھی ہو تو ظاہر کرنے سے گریز نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی زندگیوں میں اس قسم کے بار سے سبکدوش فرمائے۔ آمین

حاجی حکیم عبد الحمید مالک میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات

نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات کتابی صورت میں اعلیٰ کاغذ پر دیدہ زیب کتابت کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ علوم و معارف کے بیش بہا خزائن علمی تربیتی اور تبلیغی مواد سے پُر ہیں اپنے مطالعہ اور غیر احمدی احباب کے لئے بہترین تحفہ ہیں۔ قیمت اصل لاگت سے بھی کم

قرآنی انوار	۱-۵۰ روپیہ	تینوں اکٹھے منگوانے پر قیمت صرف ۳ روپے
تین اہم امور	۰-۲۵ ”	
تعمیر کعبہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد	۰-۰۰ ۲ ”	

ملنے کا پتہ:۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

تاریخ امتحان ۲۴/۲۳ ماہ رواں بروز اور پیر و منگل

نصاب (۱) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

(۲) گھر سے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے کی دعائیں

نوٹ:۔ یہ دعائیں مجلس انصار اللہ کے کتابچہ دعائیں ہدایات میں درج کر دی گئی ہیں

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ خرشی دریاں، کھیس تولئے جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم اپلسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے

(مینیجر)

زمین برائے کاشت

ضلع ملتان میں خانیوال کے نزدیک تین مربع زمین مکمل زیر کاشت۔ سالانہ نہری پانی ٹھیکہ پر یا دیگر مناسب شرائط پر لینے کے خواہشمند مجھ سے خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر محمد یعقوب خان ال ایم ایس کورس روڈ لاہور

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لائلپور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

(مینیجر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	صبح ۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	صبح ۴-۵۰	۵-۴۵	۵-۴۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵۰	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۵-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔

(محمد علی ظفر برائے مینیجر)

حبوب مفید اطہرا مرض اطہرا کا کامیاب علاج کورس بیس ۲۰/ روپے شیشی پانچ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ ۱۵ روپے **نورِ نظر** اولادِ نرینہ کیلئے کورس پچیس ۲۵ روپے۔ **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۸

تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ تذکرہ کا ایڈیشن سوم الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے شائع کیا جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات و کشوف رؤیا جو ایڈیشن اوّل اور ایڈیشن دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایک صد بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔ صفحات ۱۰۱۸ سائز ۲۰×۲۶/۸

کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے۔

ملنے کا پتہ ہے:

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

غیر ممالک میں

گئے ہوئے یا جانے والے

احباب فوری توجہ فرمائیں

بیرونی ممالک سے آنے والے احباب کے لئے حکومت نے خاص اجازت دے رکھی ہے جس کی بدولت وہ پاکستان آتے ہوئے اپنے ساتھ ایئر کنڈیشنر، وتقریجیریٹر، ریڈیو گرام ٹیلی ویژن سیٹ اور اس طرح درجنوں اشیاء لا سکتے ہیں جن پر کوئی کسٹم ڈیوٹی نہیں لگتی۔ آپ اگر اس وقت بیرون ملک ہوں تو ہمیں لکھیں ہم آپ کو نہ صرف ایسی چیزوں کی فہرست (LIST) ارسال کریں گے جن کے ساتھ لانے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ ہوگا بلکہ ان تمام چیزوں کی خریداری میں بھی مدد دیں گے۔ اگر آپ جلد باہر جا رہے ہوں تو روانگی سے قبل خط لکھ کر تمام تفصیل حاصل کریں۔ ہمارے پاس مندرجہ ذیل ایجنسیاں ہیں:—

G.E.C ENGLISH GRINDING CARRIER. TAPE RECORDERS,
CAMERAS KETTLES COOKERS.

FAROOQS

۳-اے۔ گلبرگ مارکیٹ لاہور فون نمبر ۸۰۰۴۸

قرآن پاک کے نمونوں کا

بے نظیر مجموعہ

اب رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ہاں کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت ۲۶ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمایئے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۳۰۳ کراچی ۱۲

اکسیر اٹھرا

اٹھرا کے لئے مشہور دوا

قیمت مکمل کورس ۲۰/۰۰ روپے

حب نور چشم

اولاد نرینہ کے لئے مشہور دوا

قیمت مکمل کورس ۲۵/۰۰ روپے

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(مینیجر)

ضروریاتِ مرغی خانہ

مثلاً

بٹھانے والے انڈے۔ یک روزہ چوزے پٹھیاں۔ مرغیاں۔ خوراک اور اجزائے خوراک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے حاصل کریں۔

(مینیجر)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا

پائلز کیور

چار طاقتور کیپسولز پر مشتمل پائلز کیور کا کورس

خونی و بادی بواسیر کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے مسّے بھی گل سڑ کر ختم ہو جاتے ہیں اپریشن کروانے یا مسّوں میں ٹیکے لگوانے کی بجائے پائلز کیور استعمال کر کے صرف دس روپے میں بواسیر جیسی موذی بیماری سے نجات حاصل کیجئے۔ مغربی پاکستان کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے تفصیلی لٹریچر بالکل مفت کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ہمدرد نسواں (اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ **دواخانہ خدمتِ خلق** رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۵ اخاء تا ۲۱ اخاء ۱۳۴۸ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ مع بیگم صاحبہ مدظلہا لاہور میں ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد ۱۵ اخاء کو سوا بارہ بجے دوپہر بذریعہ موٹر کار بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں بہت سے مقامی احباب نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سرکردگی میں حضور کا پرتپاک استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے جملہ حاضر احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

حضور اسی روز ۹ بج کر ۳۰ منٹ پر لاہور سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے روانگی سے قبل حضور نے جماعت احمدیہ لاہور کے احباب کو جو اپنے جان و دل سے عزیز آقا ایدہ اللہ کو الوداع کہنے کی غرض سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ ازراہ شفقت شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مقامی مجلس عاملہ کے متعدد اراکین لاہور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع کوٹ عبدالمالک تک بغرض مشایعت علیحدہ موٹر کار میں آئے اور یہاں حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے لاہور واپس لوٹے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے تین ارکان نے ایک علیحدہ موٹر کار میں حضور کے قافلہ کے ہمراہ مشایعت کی غرض سے ربوہ آنے کی سعادت حاصل کی۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۷ وفا کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانے کی ذمہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے بہت مشکل اور بہت عظیم ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ہمیں خود ہی ادا کرنی ہے کسی لحد نے اس میں ہمارا ہاتھ نہیں بٹانا۔ ہمیں منکرین اور منافقین کی پیدا کردہ رکاوٹوں کا مقابلہ بھی کرنا ہے اور پھر اس اہم اور عظیم ذمہ داری کو بھی کمال تندہی سے ادا کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ہم اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار سے کام لیں گے تو کامیابی یقیناً ہمارے قدم چومے گی۔

۴۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸ اخاء کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تمام احمدی اطفال کو ہدایت فرمائی ہے اور ان سے عہد لیا ہے کہ وہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء (یعنی جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں گے تمام اطفال اس ارشاد کی فوری تعمیل کریں اطفال الاحمدیہ کے عہدیداران اس امر کی نگرانی کریں کہ تمام اطفال ان کو مقررہ وقت کے اندر اندر یاد کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب اطفال کو یہ سعادت عطا فرمائے کہ وہ حضور پرنور کے فرمان کی تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں۔ آمین۔

۵۔ خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات ربوہ کی مقدس سرزمین میں ۱۷ اخاء تا ۱۹ اخاء نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے انعقاد پذیر ہوئے۔ ہر سہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن تک جاری رہے۔

ا۔ حضور ایدہ اللہ نے خدام کے اجتماع کا افتتاح ۱۷ اخاء کو ایک پر معارف خطاب اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دعا سے فرمایا۔ اور پھر ۱۹ اخاء کو ازراہ شفقت اختتامی اجلاس میں بھی تشریف لا کر خدام کو بیش بہا نصائح سے پُر ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ اور پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد کمال درجہ محبت و شفقت کے ساتھ انہیں رخصت فرمایا۔

مجموعی طور پر اجتماع میں ۲۳۵ مجالس کے ۲۵۰۰ خدام نے شرکت کی امسال سالانہ اجتماع میں مجلس شوریٰ نے آئندہ دو سال کے لئے نئے صدر خدام الاحمدیہ کے تقرر سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش بھی پیش کرنا تھی۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت محترم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ۱۸ اخاء کو بعد دوپہر مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تشریف لا کر اپنی زیر صدارت انتخاب کرایا۔ صدارت کے لئے ۶ نام پیش ہوئے۔ شوریٰ نے حسب قواعد آراء کی تعداد کے لحاظ سے پہلے تین نام یعنی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب، اور مکرم مطار الحبیب صاحب راشد کے اسماء حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے حضور نے آئندہ سال کے لئے ان میں سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی بطور صدر خدام الاحمدیہ تقرری کی منظوری عطا فرمائی ——— شوریٰ میں متعدد تنظیمی اور تربیتی امور سے متعلق اہم سفارشات پیش کرنے کے علاوہ نئے سال کے لئے ۲ لاکھ ۲۰ ہزار دو صد ساٹھ روپے کا بجٹ منظور کرنے کی بھی سفارش کی گئی۔

ب۔ اس دفعہ لجنہ کے اجتماع میں مختلف مقامات کی ۹۰ لجنات نے شرکت کی جن کی ۵۹۰ نمائندے شامل ہوئے زائرین سمیت اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد کم و بیش ۶۰۰۰ رہی۔ مورخہ ۱۸ اخاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مستورات اور ناصرات سے ایک گھنٹہ تک اہم خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں احمدی مستورات کو نصیحت فرمائی کہ انہیں علیٰ وجہ البصیرت ایمان پر قائم ہونا چاہیئے۔ انہیں دینی مسائل اور احمدیت کی امتیازی خصوصیات کا اچھی طرح علم ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں پیدائشی اور نسلی احمدیوں میں جو کمزوری واقع ہو رہی ہے احمدی مستورات کا بھی فرض ہے کہ اس کا تدارک کریں تاکہ وہ بھی اپنی عملی زندگیوں میں صحابیات کے پاک نمونہ پر چلتے ہوئے مردوں کے شانہ بشانہ اسلام کے لئے قربانیوں میں حصہ لے سکیں۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ افتتاحی اور اختتامی تقاریر لجنہ مرکزیہ کی صدر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے فرمائیں۔ اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کی مجلس شوریٰ نے آئندہ پانچ سال کے لئے لجنہ مرکزیہ کی صدر کا انتخاب بھی کیا مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو صدر بنانے کی سفارش کی تھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا۔

ج۔ اطفال کے اجتماع میں ۶۲ مجالس اطفال الاحمدیہ کے کل ۱۵۸۱ اطفال نے شرکت کی۔ اجتماع کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر احمدی بچوں سے نہایت اہم خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے تمام احمدی بچوں کو یہ حکم دیا کہ وہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء (۲۶ فتح ۱۳۴۸ہش) تک سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ ایک ایسا کتابچہ جلسہ سالانہ تک تیار کر کے شائع کر دے جس میں بنیادی علوم اور مسائل کے متعلق آیات، احادیث اور ضروری حوالے شامل ہوں تاکہ تمام اطفال ان کو زبانی یاد کر لیں۔ حضور نے اپنے خطاب میں احمدی بچوں کو نہایت دلنشین انداز میں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اطفال الاحمدیہ نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اسلامی روح مسابقت کا شاندار مظاہرہ کیا۔

محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد سعید صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ ۲۱ اخاء۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم کیپٹن محمد سعید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی اہلیہ محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ قریباً دو سال بیمار رہنے کے بعد ۲۰ اخاء ۱۳۴۸ہش (مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء) بروز دوشنبہ سوا تین بجے علی الصبح بعمر قریباً ۴۲ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کرائی۔

مرحومہ بہت خوش اخلاق۔ خدا ترس سلسلہ کی فدائی اور مرکز کی ہر آواز پر لبیک کہنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں صرف ایک بچی شادی شدہ ہے باقی سب بچے چھوٹے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز محترم کیپٹن صاحب ان کے بچوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے نوعمر بچوں کا خود کفیل ہو انہیں اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں پروان چڑھاتے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴